قرۃ العین حیدر

قرۃ العین حیدر کی ولادت 20 جنوری 1928 کو علی گڑھ میں ہوئی۔ ان کے والد سیّد سجاد حیدر یلدرم اور والدہ نذر

سجاد حیدر دونوں معروف لکھنے والے تھے۔ قرۃ العین حیدر کو ادب کا ذوق ورثہ میں ملا تھا۔ یلدرم اور نذر سجاد حیدر کے بزرگ 1857 میں مغلیہ سلطنت کے خاتمے کے بعد سرسید کی تحریک میں شامل ہوئے۔ انگریزی تعلیم حاصل کرنے والے ہندوستانی مسلمانوں میں وہ پیش پیش تھے۔ 1920 میں جب سرسید کا کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بنا تو یلدرم اس کے پہلے رجسٹرار مقرر ہوئے۔ انھوں نے ترکی زبان سے کئی ترجمے اردو میں کیے اور کچھ کہانیاں بھی لکھیں۔

نذر سجاد حیدر شادی سے پہلے ’بنتِ نذر الباقر‘ کے نام سے بچوں کے رسالوں ’پھول‘ اور ’تعلیم نسواں‘ میں کہانیاں لکھتی تھیں۔ ان کا پہلا ناول ’اختر النسا بیگم‘ صرف چودہ سال کی عمر میں لکھا گیا اور لاہور سے چھپا تھا۔

قرۃ العین حیدر کی ابتدائی زندگی کے چند سال جزیرہ پورٹ بلیئر میں گزرے۔ ان دنوں یلدرم وہیں تعینات تھے۔ ابتدائی تعلیم دہرہ دون میں ہوئی۔ لکھنؤ کے مشہور ازابیلا تھوبرن کالج سے بی۔ اے۔ کی ڈگری حاصل کی اور لکھنؤ یونیورسٹی سے 1947 میں انگریزی ادب میں ایم۔ اے۔ کیا۔ صرف گیارہ سال کی عمر میں قرۃ العین حیدر نے بچوں کے لیے پہلی کہانی لکھی جو ’بی چوہیا‘ کے عنوان سے 1937 میں رسالہ ’پھول‘ (لاہور) میں شائع ہوئی۔ پانچ سال بعد دوسری کہانی ’یہ باتیں‘ لاہور ہی کے مشہور رسالہ ’ہمایوں‘ میں چھپی۔

1947 میں ملک تقسیم ہوا۔ قرۃ العین حیدر پاکستان چلی گئیں جہاں کراچی میں ان کے بہت سے عزیز آباد ہو

© NCERT not to be republished

گئے تھے۔ اسی زمانے میں انھوں نے لندن میں بی بی سی ریڈیو پر بھی کام کیا اور کچھ دستاویزی فلمیں بھی بنائیں۔ 1959 میں ان کا مشہور ناول 'آگ کا دریا' چھپا اور اس کی مخالفت ہوئی تو دل برداشتہ ہو کر ہندوستان واپس چلی آئیں۔ اسی زمانے میں ہندوستان میں وہ انگریزی رسالوں 'امپرنٹ' اور 'السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا' کی ادارت سے وابستہ رہیں۔

قرۃ العین حیدر اردو کی ممتاز ترین ناول نگار ہیں۔ ان کا پہلا ناول 'میرے بھی صنم خانے' 1949 میں چھپا تھا۔ اس کے علاوہ 'سفینۂ غمِ دل'، 'آگ کا دریا'، 'آخر شب کے ہم سفر'، 'گردشِ رنگِ چمن' اور 'چاندنی بیگم' ان کے معروف ناول ہیں۔ تین جلدوں پر مشتمل سوانحی ناول 'کارِ جہاں دراز ہے' بھی ان کی یادگار ہے۔ ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ 'ستاروں سے آگے' 1947 میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد تین مجموعے 'شیشے کے گھر'، 'پت جھڑ کی آواز' اور 'روشنی کی رفتار' چھپے اور بچوں کے لیے کہانیاں 'لومڑی کے بچے'، 'بہادر'، 'میاں ڈھینچو کے بچے'، 'شیر خاں' اور 'ہرن کے بچے' وغیرہ بھی لکھی تھیں۔ ان سے متعلق خطوں کا مجموعہ 'دامانِ باغبان' کے نام سے اور ان کے اہلِ خاندان' دوستوں اور ہم عصروں' کی تصویروں کا البم کفِ گل فروش بھی شائع ہو چکا ہے۔ قرۃ العین حیدر کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ 'داستانِ عہدِ گل' ہے۔ انگریزی اور ہندی میں ان کی کتابوں کے متعدد ترجمے شائع ہوئے ہیں۔

1967 میں ادبی خدمات کے لیے قرۃ العین حیدر کو ساہتیہ اکادمی ایوارڈ دیا گیا۔ دو سال تک انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں وزیٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے کام کیا۔ اس کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ میں بھی اردو کی وزیٹنگ پروفیسر کے فرائض انجام دیے۔ حکومت ہند نے انھیں 'پدم شری' اور 'پدم بھوشن' کے اعزاز سے سرفراز کیا۔ 1990 میں قرۃ العین حیدر کی خدمات کے اعتراف میں ملک کا سب سے ممتاز ادبی انعام 'گیان پیٹھ' دیا گیا۔

قرۃ العین حیدر کے ناولوں اور افسانوں میں زیادہ تر قدیم مشترکہ تہذیب کی عکاسی نظر آتی ہے۔ ملک کی تقسیم کے بعد اس تہذیب کو شدید نقصان پہنچا تھا۔ ان کے قصوں کے اکثر کردار لکھنؤ کی اس مہذب اور

© NCERT not to be republished

شاعرانہ فضا سے متعلق تھے جو ہندو یا مسلمان ہونے کے باوجود ایک مشترکہ نظام زندگی میں یقین رکھتے تھے۔ ہندوستان کی تقسیم قرۃ العین حیدر کے یہاں ایک ہولناک انسانی المیے کے طور پر سامنے آتی ہے۔ بلا شبہ قرۃ العین حیدر اردو فکشن کا سب سے اہم نام ہے۔ اپنی زندگی کے آخری تیس برس انھوں نے دلّی یا دلّی کے آس پاس گزارے۔ 21 اگست 2007 کو نوئیڈا میں قرۃ العین حیدر کا انتقال ہوا اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے قبرستان میں دفن ہوئیں۔

معنی یاد کیجیے

ولادت	:	پیدائش
معروف	:	مشہور، جانا پہچانا
تعینات	:	مقرر
دل برداشتہ	:	مایوس
دستاویزی فلم	:	وہ فلم جس کی بنیاد حقیقی واقعات پر ہو
ادارت	:	اخبار یا رسالے کی ترتیب کا کام
سوانحی ناول	:	وہ ناول جس میں حالاتِ زندگی کا بیان ہو
رپورتاژ	:	کسی آنکھوں دیکھے واقعے کا ادبی انداز میں تذکرہ
وزیٹنگ پروفیسر	:	مہمان پروفیسر
اعتراف	:	ماننا، تسلیم کرنا
مشترکہ تہذیب	:	رہنے سہنے کا ایک جیسا طریقہ
عکاسی	:	عکس یا تصویر اتارنا
مہذب	:	تہذیب یافتہ

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتایئے۔

1. قرۃ العین حیدر کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟
2. قرۃ العین حیدر کے والدین کے نام لکھیے۔
3. سجّاد حیدر یلدرم علی گڑھ میں کس عہدے پر فائز تھے؟
4. قرۃ العین حیدر کی ابتدائی تعلیم کہاں ہوئی؟
5. قرۃ العین حیدر نے پہلی کہانی کس عمر میں لکھی؟
6. قرۃ العین حیدر کا مشہور ناول 'آگ کا دریا' کس سنہ میں شائع ہوا؟
7. قرۃ العین حیدر کو کون کون سے اعزاز ملے؟
8. قرۃ العین حیدر کا انتقال کب ہوا؟

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے۔

1. قرۃ العین حیدر کی پیدائش ....میں ہوئی تھی۔
2. قرۃ العین حیدر کی ابتدائی تعلیم .... میں ہوئی۔
3. کہانی 'بی چوہیا' رسالہ............میں شائع ہوئی تھی۔
4. ناول 'آگ کا دریا' سال............میں شائع ہوا تھا۔
5. قرۃ العین حیدر کو 1990 میں ملک کا سب سے بڑا انعام ....دیا گیا۔
6. قرۃ العین حیدر ....میں دفن ہوئیں۔

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

ولادت ترجمہ ڈگری ناول تہذیب

© NCERT not to be republished

یاد رکھیے۔

پورٹ بلیئر جزائر انڈمان نکوبار کی راجدھانی ہے۔

عملی کام

- قرۃ العین حیدر کے بارے میں دس جملے لکھیے۔
- قرۃ العین حیدر کی کہانیاں لائبریری سے حاصل کر کے پڑھیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے۔

صحت بخش	صحت دینے والا
زندگی بخش	زندگی دینے والا

ان دونوں لفظوں میں صحت اور زندگی دو اسموں کو 'بخش' کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ دونوں لفظ اسمِ فاعل ہیں۔ ''بخش'' جیسے لفظوں کو جو تنہا استعمال نہیں ہوتے ''لاحقہ'' کہتے ہیں۔

دار (جیسے ایمان دار) مند (جیسے عقل مند) اور ''گار'' (جیسے خدمت گار) بھی لاحقے ہیں۔ ہر ایک سے بننے والے تین تین لفظ لکھیے۔

غور کرنے کی بات

- قرۃ العین حیدر کے ناولوں اور افسانوں میں ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی عکاسی کی گئی ہے۔ مشترکہ تہذیب سے ہندوستان کی وہ تہذیب مراد ہے جس کی تشکیل میں ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ سب ایک دوسرے کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوتے تیوہاروں اور شادی بیاہ کی تقریبات اور مختلف رسموں میں جوش و خروش کے ساتھ حصّہ لیتے اور ہر موقعے پر ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ سب کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے خلوص اور پیار کا جذبہ موجود تھا۔ قرۃ العین حیدر نے اسی مشترکہ تہذیب کی تصویریں پیش کی ہیں۔

© NCERT not to be republished

- قرۃالعین حیدر کے افسانوں اور ناولوں میں تہذیب و تاریخ، علوم اور فنون کا عمل دخل بہت نمایاں ہے۔ ان کی فکری سطح بھی بہت بلند ہے۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ انھوں نے انسانی وجود اور انسانی صورتِ حال سے متعلق تمام بنیادی مسئلوں کا احاطہ فنکارانہ انداز میں کیا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ بیسویں صدی کی سب سے بڑی ہندوستانی فکشن نگار تھیں۔

© NCERT not to be republished